

## 1319- شوگر کے مریض کے لیے روزے کا حکم وہ کب چھوڑ سکتا ہے

### سوال

میں ایک برس اور دو ماہ سے دوسرے درجہ کی شوگر کا مریض ہوں جو کہ ابتدائی درجہ کی ہے جس میں انسولین کی ضرورت نہیں ہوتی، میں کوئی دوائی تو استعمال نہیں کرتا لیکن غذائی پرہیز ضرور کرتا ہوں، اور تھوڑی بہت ورزش بھی کر رہا ہوں تاکہ شوگر کمپروول رہے۔

پچھلے رمضان میں میں نے کچھ روزے رکھتے تھے لیکن شوگر کی کمی ہونے کی وجہ سے مکمل روزے نہیں رکھ سکتا تھا، لیکن الحمد للہ اب میں اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتا ہوں لیکن صرف سر میں درد محسوس کرتا ہوں، تو کیا مرض کے غضن نظر مجھ پر روزے رکھنے ضروری ہیں؟ اور کیا ممکن ہے کہ میں روزہ کی حالت میں شوگر ٹیسٹ کے لیے خون لے سکتا ہوں کیونکہ انگلی سے خون لے کر شوگر ٹیسٹ ہوتا ہے؟

### پسندیدہ جواب

مریض کے لیے مسروع ہے کہ اگر اسے روزہ ضرر دیتا ہو یا پھر مشقت دے یا پھر دن کے وقت دوائی کھانے کا محتاج ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔(اور جو کوئی مریض ہو یا پھر مسافر ہو تو دوسرے دونوں میں گئی پوری کرے)۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(یقیناً اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصتوں پر عمل کیا جائے، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کو یہ ناپسند ہے کہ اس کی نافرمانی کی جائے)۔

اور ایک روایت میں ہے :

(بس طرح اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ عزیمت پر عمل کیا جائے)۔

اور ہامسئلہ رگ وغیرہ سے ٹیسٹ کے لیے خون لینے کا تو اس میں صحیح یہ ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر زیادہ مقدار میں خون لیا جائے تو بہتر یہی ہے کہ اسے رات تک موخر کیا جائے، اور اگر دن میں یہ کام کیا جائے تو سنگی سے تشبیہ دیتے ہوئے احتیاط اسی میں ہے کہ اس کی قناء میں روزہ رکھا جائے۔ احشیخ ابن بازر حمد اللہ تعالیٰ کا فتویٰ

دیکھیں فتاویٰ اسلامیہ (139/2)

اور مریض کے کئی حالات ہیں :

اول :

{روزہ کی وجہ سے جو مریض متأثر نہ ہوتا ہو مثلاً تھوڑا سا زکام، یا پھر بکی سے سر درد، اور داڑھ کی دردیا اس طرح کی کوئی اور بکی پھکلی سے بیماری تو اس کی وجہ سے اس کے لیے روزہ چھوڑنا حلال نہیں۔

اگرچہ بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ مندرجہ ذیل آیت کی بنابر اس کے لیے حلال ہے :

﴿اُور جو کوئی مرض ہو﴾ البقرۃ (185)۔

لیکن ہم یہ کہیں گے یہ حکم علت کے ساتھ متعلق ہے وہ یہ کہ مرض کے لیے روزہ ترک کرنا زیادہ بہتر ہو، لیکن اگر وہ روزہ رکھنے سے متاثر نہ ہوتا ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز نہیں بلکہ اس پر روزہ رکھنا واجب ہے۔

دوسری حالت :

جب روزہ رکھنے میں اسے مشقت ہوتی ہو لیکن ضرر نہ دے، اس کے لیے روزہ رکھنا مکروہ اور روزہ رکھنا سنت ہے۔

تیسرا حالت :

جب اسے روزہ رکھنے میں مشقت ہوا اور اسے ضرر بھی دے مثلاً گردے کا مریض یا پھر شوگر کا مریض یا اسی طرح کوئی اور مرض جسے روزہ رکھنا تکلیف دیتا ہو تو اس حالت میں اس پر روزہ رکھنا حرام ہے۔

اس کے ساتھ بعض ان مجتہدین اور بیماروں کی خطاء اور غلطی کا علم ہوتا ہے جن پر روزہ رکھنے میں مشقت ہوتی ہے یا پھر ضرر بھی پہچا لیکن وہ روزہ چھوڑنے سے انکار کرتے ہیں۔

تو ایسے لوگوں سے ہم کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے کرم و فضل کو قبول نہ کر کے غلطی کی ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول نہ کر کے اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچایا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے :

﴿اُور اپنے آپ کو قتل نہ کرو﴾ النساء (29) احمد

دیکھیں الشرح الممتع للشیخ بن عثیمین (352/6)۔

واللہ اعلم۔